خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 13۔نومبر 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ

فون 213029

CPL 61

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 253 | جمعرات 12 رجب۔1418ھ 13 نبوت 1376ھش 13 نومبر 1997ء

نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے اس کو اس بات کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں جو آسمان پر رکھے جائیں۔ کاغذات کا کیا اثر ہے۔ ایک دن ہوتے ہیں اور دوسرے دن ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ آسمان پر لکھا جاتا ہے وہ کبھی محو نہیں ہوتا۔ اس کا اثر ابدالآباد کے لئے ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 225)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھو کہ جو شخص خدا کے لئے زندگی وقف کر دیتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ وہ بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ دین اور للہی وقف انسان کو ہوشیار اور چابکدست بنا دیتا ہے۔ سستی اور کسل اس کے پاس نہیں آتا۔ حدیث میں عمار بن خزیمہ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے میرے باپ کو فرمایا کہ تجھے کس چیز نے اپنی زمین میں درخت لگانے سے منع کیا ہے تو میرے باپ نے جواب دیا کہ میں بڈھا ہوں۔ کل مرجاؤں گا۔ پس اس کو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھ پر ضرور ہے کہ درخت لگائے۔ پھر میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا کہ خود میرے باپ کے ساتھ مل کر ہماری زمین میں درخت لگاتے تھے اور (-) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ عجز اور کسل سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ میں پھر کہتا ہوں کہ ست نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ حصول دنیا سے منع نہیں کرتا، بلکہ حسنۃ الدنیا کی دعا تعلیم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ انسان بے دست و پا ہو کر بیٹھ رہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 365)

جماعت احمدیہ کو نیکیوں میں آگے بڑھانا ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

نیکیوں کے لئے بھی عادت پیدا کرنی پڑتی ہے از خود نیکیوں میں دلچسپی پیدا نہیں ہوا کرتی۔ تھوڑی تھوڑی نیکیاں چکھا چکھا کر ساری دنیا کی جماعت کو آگے بڑھانا یہ ہمارے اعلیٰ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے۔ اور جب بھی نیکی کی عادت پڑتی ہے تو یہ عادت بدی کی عادت سے زیادہ پختہ ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیکی کی عادت میں اللہ تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے ایک ایسی روحانی دائمی لذت ہے جس کا ردعمل کوئی نہیں مگر بدی کی دلچسپیاں خواہ کتنی ہی شدید کیوں نہ ہوں، کتنی طاقت سے اپنی طرف کیوں نہ کھینچیں، ہر شخص جب مزید بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اس کے ضمیر کی ایک آواز ضرور اٹھتی ہے جو اس کو ملامت کرتی ہے اور ہر دفعہ اس ملامت کے Barrier اس کی حدیں پھلانگ کر انسان بدی کے اگلے دور میں داخل ہوا کرتا ہے یہاں تک کہ وہ آواز مرجائے اور جب مرجائے تو پھر اس کے بعد خدا تعالیٰ کی طرف اس کی واپسی یا نیکیوں کی طرف واپسی ناممکن ہو جاتی ہے سوائے اس کے کہ اللہ کا خاص فضل اسے سنبھال لے۔

پس اب بھی ہم نے دیکھا ہے کہ (احمدیہ ٹیلی ویژن) کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری نئی نسلوں کے ذوق سدھر رہے ہیں۔ وہ بچے جو دن رات کارٹونوں کے سامنے یا خوفناک فلموں کے انتظار میں نہایت ہی مخرب اخلاق فرضی کہانیوں میں مبتلا ہو چکے تھے یعنی ایسے عادی بن گئے تھے جیسے کوئی نشے میں مبتلا ہو جائے وہ اب سب وہ پروگرام چھوڑ کر احمدیہ پروگراموں کو جن کے اندر سادگی اور فطری ایک جذب ہے، سچائی ہے، فطری جذب ہے، بے اختیاری ہے، کوئی بھی اس میں ایکٹنگ نہیں ہے، اس کے جب عادی بنتے ہیں تو پھر عادی ہوتے چلے جاتے ہیں ایک جگہ سے بھی کبھی آج تک یہ اطلاع نہیں آئی کہ احمدی بچوں نے کچھ عرصہ دیکھا اور اس کے بعد اس کو چھوڑ کر دوسرے ٹیلی ویژنوں کی طرف منتقل ہو گئے۔ جب آئے تو ان کا ذوق بڑھتا گیا ان کا تعلق بڑھتا گیا اور جو بھی ہمارے پروگرام ہیں ان کے ساتھ ایک ذاتی وابستگی پیدا ہو گئی ہے۔

پس اس پہلو سے آج بھی جو خطبہ براہ راست یہاں سے نشر کیا جا رہا ہے یہ کل عالم میں احمدیت کی یکجہتی اور ایک جان ہونے کا ایک عظیم ثبوت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ ممکن نہیں تھا۔ پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور بھی ہماری عالمی یکجہتی کو بڑھائے، ہم ایک مزاج بن کر ابھریں اور وہ جو قومی اور نسلی اختلافات ہیں ان کو مٹانے کے لئے تمام دنیا سے ایک مزاج کے لوگوں کا ایک قوم کا ایسا ابھرنا لازم ہے جو ایک مرکزی دماغ کے ساتھ وابستہ

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ محترمہ آمنہ مبشر صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب تحریر فرماتی ہیں۔

میری خالہ زاد بہن صادقہ خاتون اہلیہ چوہدری جلال الدین وہاڑی طویل علالت کے بعد 8-نومبر کو اسلام آباد میں وفات پاگئی۔ ان کا جنازہ 8-نومبر کو ربوہ لایا گیا اور جنازہ کی ادائیگی کے بعد مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا۔

موصوفہ محترم ڈاکٹر محمد دین صاحب آف وہاڑی کی بیٹی، حضرت حافظ احمد دین صاحب ڈنگوی کی پوتی اور حضرت منشی امام الدین صاحب کی نواسی تھیں۔ دونوں حضرات حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ حضرت احمد دین صاحب حضرت بھائی محمود احمد صاحب کے برادر اکبر تھے۔

اس سے قریباً ایک ہفتہ قبل میری بہن صالحہ خاتون جو آسٹریلیا میں یکم نومبر کو وفات پاگئی تھیں ان کا جنازہ 7-نومبر کو ربوہ پہنچا اور جمعہ کے بعد جنازہ ہوا اور مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند کرے۔

○ مکرم ملک رفیق احمد صاحب (معلم نظارت اصلاح وارشاد مقامی) محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 8، 9 نومبر 1997ء کی درمیانی شب بعمر 63 سال وفات پا گئے۔ 97-11-9 کو بعد ظہر بیت المہدی میں جنازہ پڑھا گیا۔ تدفین عام قبرستان میں ہوئی بعد مکرم رفیق اللہ خان صاحب نے دعا کروائی۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب سابق مربی سلسلہ جرمنی حال مقیم ہمبرگ جرمنی عرصہ سے علیل ہیں۔ آج کل شدید بیمار ہیں۔ ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ عزیزہ شمیم اختر بنت مکرم محمد شفیع صاحب آف بدوملی ضلع نارووال نے امسال فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور سے ایم بی بی ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے نیز "اسلامیات اور مطالعہ پاکستان" میں اول آنے پر میڈل حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

13 نبوت 1376 ھش   13 نومبر 1997ء

دعوت الی اللہ کا صحیح طریق

دعوت الی اللہ کو عام طور پر ایک آسان کام سمجھا جاتا ہے۔ ہم یہ سوچتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کہنا ہے وہ ہمیں معلوم ہے۔ علم کلام سے واقفیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ ہمارے اپنے دلائل ہمیں معلوم ہیں۔ ہم کیا کہنا چاہتے ہیں یہ سب کچھ ہمیں علم ہے۔ لیکن ایک بات عام طور پر سامنے نہیں آتی اور وہ یہ کہ دعوت الی اللہ کرنے کے لئے کم از کم دو افراد کی ضرورت ہے ایک دعوت الی اللہ کرنے والا اور دوسرا دعوت الی اللہ سننے والا۔ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ آپ نے کیا کہنا ہے اور آپ وہ کہنا بھی جانتے ہیں لیکن آپ کو یہ نہیں معلوم کہ سننے والا کس قدر اور کس طرح سنے گا۔ شائد اس سلسلے میں یہ مثال دی جاسکتی ہو کہ اگر آپ دیوار میں کیل ٹھونکنا چاہتے ہوں تو صرف کیل ٹھونکنے کا علم ہونا کافی نہیں یہ علم بھی ہونا ضروری ہے کہ دیوار کیسی ہے۔ کچی ہے' پکی ہے اور پکی ہے تو اینٹوں کی ہے یا پتھر کی ہے۔ کیونکہ کیل تو آپ نے دیوار میں ٹھونکنا ہے۔ آپ نے کیل دیوار پر رکھا اور اس پر ضربیں لگاتے گئے۔ اگر کچی دیوار ہے تو کیل فوراً اس کے اندر چلا جائے گا۔ پکی دیوار ہے اور اینٹوں کی ہے تو کسی قدر آہستگی سے اندر جائے گا۔ اور اگر پتھر کی دیوار ہے تو آپ کی ضربیں کسی کام نہیں آئیں گی۔ گویا کہ کیل اور دیوار' ان دونوں کی آپس میں ایسی ہم آہنگی ہونی چاہئے کہ کیل پر ضرب لگائی جائے تو وہ اندر کو دھنسنا شروع ہو جائے۔ دعوت الی اللہ بھی ایسی ہی بات ہے۔ آپ بات کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جو بات میں نے کہی ہے وہ بالکل ٹھیک ہے اور مجھے اسی طرح بات کہنی چاہئے' یہی کچھ کہنا چاہئے۔ لیکن جس کو دعوت الی اللہ کی جارہی ہے آپ نے اس کے متعلق کچھ نہیں سوچا۔ اس سلسلے میں ہم حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ایک چھوٹا سا ارشاد پیش کرتے ہیں جو ہماری اس ساری بات کو اس طرح واضح کردے گا کہ اس کے بعد دعوت الی اللہ کرنا اور جس کو دعوت الی اللہ کی جاتی ہے دونوں میں ابہام کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"دلائل دینے کے بھی کئی طریقے ہوتے ہیں کیونکہ کوئی تو نرم دلائل سے مانتا ہے اور کوئی گرم دلائل سے۔ کسی کو سمجھانے کے لئے عقلی دلائل کی ضرورت ہوتی ہے اور کسی کو نقلی دلائل کی۔ کسی کے ساتھ حسن سلوک کریں تو مان جاتا ہے لیکن کئی ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے تو ان پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا۔ پھر کئی ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے اخلاق کو دیکھ کر ہدایت پاتے ہیں"

دیکھا آپ نے۔ آپ' اپنے آپ کو خوب جانتے ہیں لیکن جس کو دعوت الی اللہ کی جاتی ہے اس کے کتنے پہلو ہیں' ان میں سے کون سا پہلو آپ نے دیکھا اور کس پر غور کیا اور کس کے مطابق آپ نے بات کی۔ یہ نہایت ضروری بات ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ لوگ مختلف قسم کے ہوتے ہیں کوئی نرم دلائل سے مانتا ہے یعنی آپ دھیمے پن سے بات کریں تو وہ خوش دلی کے ساتھ سنے گا بھی' سمجھنے کی بھی کوشش کرے گا' اور مان بھی لے گا اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جب تک دھڑا دھڑ دلائل نہ دئے جائیں' ایک کے اوپر دوسری اور دوسری کے اوپر تیسری۔ اور بات بھی خوب جوش و خروش سے نہ کی جائے وہ بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے۔ کہتے ہیں' یہ بھی کوئی بات ہے۔ بات کی جائے تو یقین کے ساتھ کی جائے۔ اور یقین کے ساتھ بات کرنے کے لئے دھڑا دھڑ دلائل آنے چاہئیں اور جوش و خروش سے بات ہونی چاہئے۔ اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض لوگ دلائل کو ضروری سمجھتے ہیں یکے بعد دیگرے دلائل پر دلائل اور وہ کہتے ہیں اس میں منطق ہی کیا ہے۔ آپ نے جو بات کی ہے یہ تو غیر منطقی ہے۔ عقل کی بات کیجئے۔ گویا کہ وہ عقل سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

بعض لوگ نقل سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ آپ انہیں کہہ دیں کہ فلاں کتاب میں یہ بات لکھی ہے تو وہ یوں سمجھتے ہیں کہ شائد یہ بات آسمان سے اتری ہے۔ ان کے دل میں وہ بات میخ کی طرح گڑ جاتی ہے۔ اور وہ اسے مان لیتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگ ہمیشہ یہ زور دیتے ہیں کہ یہ بات کہاں لکھی ہے۔ کونسی کتاب میں ہے۔ اس کتاب کی حیثیت کیا ہے۔ لکھنے والے کی حیثیت کیا ہے۔ جب ان دونوں باتوں کا انہیں پتہ چل جاتا ہے تو وہ آسانی سے مان لیتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ آپ نے باہر ان سے بات کی سڑک پر' باغ میں' کسی اور جگہ پر' مانتے ہی نہیں۔ وہ آپ کے گھر آگئے آپ نے اکٹھے بیٹھ کر چائے پی اور چائے پیتے پیتے وہ کہنے لگے کہ بات تو آپ ٹھیک کرتے ہیں۔ دراصل بات تو وہی ہے جو آپ پہلے کر رہے تھے لیکن اب آپ کے حسن سلوک نے اسے بدل دیا ہے۔ گویا کہ حسن سلوک بھی دعوت الی اللہ کے لئے ایک بہت اہم پہلو ہے۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رشوت دی جارہی ہے۔ ہمیں چاپلوسی سے منایا جارہا ہے ہم تو اس طرح بات سننے کے لئے تیار ہی نہیں ہوں گے۔ گویا کہ ان پر حسن سلوک کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اور جیسے کہا جاتا ہے کہ کردار بہت زور سے بولنے والی چیز ہے بعض لوگوں کو کردار پسند آجاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دیکھئے اس نے جو بھی مانا ہے اس سے تو مجھے غرض نہیں لیکن اس کا کردار کتنا اچھا ہے معلوم ہوا کہ یہ جو کچھ مانتا ہے وہ مان کر انسان کا کردار ایسا ہی اچھا ہو جاتا ہے۔ اور وہ آپ کے ساتھ مل جاتے ہیں۔

پس اس ارشاد کو سامنے رکھ کر دعوت الی اللہ کیجئے اپنے متعلق آپ بہت کچھ جانتے ہیں لیکن دوسروں کے متعلق آپ کیا کچھ جانتے ہیں اس بات کی اہم ضرورت ہے۔ آپ کو چاہئے کہ جسے بھی دعوت الی اللہ کرنی ہے اس کا مطالعہ کریں۔ اس کا جائزہ لیں اور جائزہ لیتے ہوئے یہ فیصلہ کرنے کی کوشش کریں کہ کیا رنگ اسے پسند آئے گا اور پھر اسی رنگ میں اس سے بات کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس بات کو خوب سمجھ کر دعوت الی اللہ کریں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

عشق کرتا ہوں میں ڈھٹائی سے
فرق پڑتا نہیں جدائی سے
مجھ کو اپنی وفا سے مت پرکھو
کام کیا میرا بے وفائی سے
میں خدا کا ہوں اور خدا میرا
مجھ کو لڑنا پڑا خدائی سے

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الثانی

علمی مسائل

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں توکل کے لفظ کا بڑا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ توکل کے معنے ہوتے ہیں انسان اپنے معاملے کو کلی طور پر خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے کے یہ معنے ہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے قواعد کے مطابق چلے۔ جس کی طرف یعنی "اس کی تسبیح کر" اس کی حمد کے ساتھ ہی اشارہ کیا گیا ہے۔ اور لوگوں کو سمجھایا گیا ہے کہ توکل کے یہ معنی نہیں کہ انسان ان ذرائع کو استعمال نہ کرے جو خدا تعالیٰ نے کسی کام کی کامیابی کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ قانون قدرت کو لغو قرار دینے والا ہو گا۔ اس کی تعریف کرنے والا نہیں۔ اور اگر وہ ان اسباب پر کلی انحصار کرے گا جو اس عالم میں پائے جاتے ہیں تب بھی وہ توکل کے خلاف چلے گا۔ کیونکہ اس کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ حمد کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کو ہی ہر قسم کے نقائص اور کمزوریوں سے منزہ سمجھے۔ اپنے متعلق یہ کبھی تصور بھی نہ کرے کہ وہ کسی چیز پر کامل اقتدار رکھتا ہے۔ اور جو چاہے کر سکتا ہے۔ ہر قسم کی کمزوریوں سے پاک صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے اور ہر قسم کی تعریف اور تحمید کا بھی وہی مستحق ہے۔ پس انسان کا کام یہ ہے۔ کہ وہ توکل کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین سے بھی کام لے اور ان کے مطابق چلے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہاتھ دیئے ہیں۔ پاؤں دیئے ہیں دماغ دیا ہے۔ اور دنیوی سامان بھی عطا فرمائے ہیں ایسی صورت میں اپنے آپ کو خدا کے سپرد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ جو کچھ خدا نے جس کام کے لئے پیدا کیا ہے اس کو ہم استعمال کریں پس توکل کا پہلا مقام یہ ہے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اس کو ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اور پھر جو کمی رہ جائے وہ خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور یقین رکھیں کہ خدا اس کمی کو آپ پورا کرے گا۔(-) ہر وہ شخص جو ان سامانوں سے کام نہیں لیتا جو خدا تعالیٰ نے اس کو بخشے ہیں اور کہتا ہے کہ میں اپنا کام خدا پر چھوڑتا ہوں وہ جھوٹا ہے۔ وہ خدا سے تمسخر کرتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو سامانوں سے کام لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب فلاں کام میں ہی کروں گا وہ بھی جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کاموں میں خدا تعالیٰ کا دخل تسلیم نہیں کرتا۔ کام آسان ہوں یا مشکل آخر ان کی کنجی خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک بات میں نے بارہا سنی ہے۔ آپ ترکیہ کے سلطان عبد الحمید خان کا جو معزول ہو گئے تھے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سلطان عبد الحمید خان کی ایک بات مجھے بڑی ہی پسند ہے۔ جب یونان سے جنگ کا سوال اٹھا تو وزراء نے بہت سے عذرات پیش کر دیئے۔ دراصل سلطان عبد الحمید خان کا منشاء تھا کہ جنگ ہو مگر وزراء کا منشاء نہیں تھا۔ اس لئے انہوں نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ آخر انہوں نے کہا جنگ کے لئے یہ چیز بھی تیار ہے۔ اور وہ چیز بھی تیار ہے۔ لیکن کسی اہم چیز کا ذکر کر کے کہہ دیا کہ فلاں امر کا انتظام نہیں ہے۔ مثلاً یوں سمجھ لو کہ انہوں نے کہا (-) اور غالباً یہی ہو گا کہ تمام یورپین طاقتیں اس وقت اس بات پر متحد ہیں کہ یونان کی امداد کریں اور اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے کہ جب وزراء نے اپنا مشورہ پیش کیا اور مشکلات بتائیں اور کہا کہ فلاں چیز کا انتظام نہیں۔ تو سلطان عبد الحمید نے جواب دیا کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی چھوڑنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ عبد الحمید کے اس فقرے سے بہت ہی لطف اٹھاتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی یہ بات بہت ہی پسند ہے تو ایمان لانے والے کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا کے لئے چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ درحقیقت سچی بات یہ ہے کہ ایمان لانے والا کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا۔ بلکہ دراصل کوئی شخص بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا۔ اور اگر کوئی انسان کہے کہ میں اپنا کام ایسا مکمل کر لوں کہ اس میں کوئی رخنہ اور سوراخ باقی نہ رہے تو یہ حماقت ہو گی مگر اسی طرح یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے۔

ooo

> حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔
>
> دعا کرتے وقت بے دلی اور گھبراہٹ سے کام نہیں لینا چاہئے اور جلد ہی تھک کر نہیں بیٹھنا چاہئے بلکہ اس وقت تک ہٹنا نہیں چاہئے جب تک دعا اپنا پورا اثر نہ دکھاوے۔ جو لوگ تھک جاتے اور گھبرا جاتے ہیں وہ غلطی کرتے ہیں کیونکہ یہ محروم رہ جانے کی نشانی ہے۔ میرے نزدیک دعا بہت عمدہ چیز ہے۔ اور میں اپنے تجربے سے کہتا ہوں خالی بات نہیں۔ جو مشکل کسی تدبیر سے حل نہ ہوتی ہو اللہ تعالیٰ دعا کے ذریعہ اسے آسان کر دیتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے۔ بیماری سے شفا اس کے ذریعے ملتی ہے۔ دنیا کی تنگیاں مشکلات اس سے دور ہوتی ہیں۔ دشمنوں کے منصوبے سے یہ بچا لیتی ہے۔ اور وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسان کو پاک یہ کرتی ہے اور خدا تعالیٰ پر زندہ ایمان یہ بخشتی ہے۔ گناہ سے نجات دیتی ہے اور نیکیوں پر استقامت اس کے ذریعے آتی ہے۔ بڑا ہی خوش قسمت وہ شخص ہے جس کو دعا پر ایمان ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی عجیب در عجیب قدرتوں کو دیکھتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو دیکھ کر ایمان لاتا ہے۔ کہ وہ قادر کریم خدا ہے۔
>
> (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 205)

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

ایک نصیحت

خطبہ فرمودہ 29۔ جولائی 49ء میں حضرت امام جماعت الثانی نے دیگر امور کے علاوہ فرمایا:۔

پس ایک نصیحت تو میں یہ کروں گا۔ کہ تم اردو میں گفتگو کرنے کی عادت ڈالو۔ اور اتنی عادت ڈالو کہ تمہارا لہجہ اردو دانوں کا سا ہو جائے۔ الفاظ اور محاورات کی اصلاح بعد میں ہو جائے گی۔ دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ بے شک مخلوق کی خدمت کرو۔ لیکن اگر تمہیں (کلام الٰہی) کا ترجمہ نہیں آتا تو تم یہ کام پوری طرح نہیں کر سکتے۔ اگر تمہیں (کلام الٰہی) کا ترجمہ آتا ہے تو باقی سب چیزیں تمہارے لئے آسان ہو جائیں گی۔ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جب شام میں گئے۔ تو وہاں کے ایک وزیر نے ان سے پوچھا کہ آپ نے کسی دینی مدرسے میں دینی تعلیم حاصل کی ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ میں نے تو صرف (کلام الٰہی) کا ترجمہ پڑھا ہے۔ جب (کلام الٰہی) کا ترجمہ آتا ہو۔ تو باقی مضامین آسان ہو جاتے ہیں۔ اس کے مضامین کو سمجھنے کے لئے دوسری کتابوں کے حوالوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اس طرح ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ (کلام الٰہی) کا ترجمہ سیکھنے کے بعد دوسرے علوم کا شوق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ ہمارا سارا علم تو ہے ہی (کلام الٰہی) (-) لاہور میں میرے پاس ایک دفعہ (افراد) آئے۔ ان میں سے ایک نے غصہ والی شکل بنا کر مجھ سے پوچھا۔ آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں تو کچھ بھی پڑھا ہوا نہیں۔ صرف (کلام الٰہی) جانتا ہوں۔ اس نے دوبارہ پوچھا۔ آپ بتائیں تو سہی۔ آپ کیا پڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کے نزدیک جو پڑھائی ہے وہ میں نے نہیں کی۔ میں صرف (کلام الٰہی) کا ترجمہ جانتا ہوں۔ اس نے کہا۔ بس آپ صرف (کلام الٰہی کا ترجمہ ہی جانتے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہاں ترجمہ سے باہر کوئی چیز رہ جاتی ہو تو وہ میں نہیں جانتا۔ وہ غصہ میں تھا اور اس نے میرا جواب نہ سمجھا۔ دوسرے آدمی نے اسے چٹکی بھرتے ہوئے کہا۔ وہ کہہ تو رہے ہیں میں (کلام الٰہی) پڑھا ہوا ہوں اور تم یہ ثابت کر کے (کلام الٰہی) سے باہر کوئی چیز ہے اپنی کم علمی اور بیوقوفی کا ثبوت دے رہے ہو۔ بہرحال یہ حقیقت ہے کہ (کلام الٰہی) کے اندر سارے علوم آ جاتے ہیں۔ میں پرائمری فیل ہوں لیکن میں تمام مذاہب کو چیلنج کر کے کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا اعتراض ہو جس کا (کلام الٰہی) کے ساتھ ٹکراؤ ہوتا ہو۔ تو میں اس کا جواب دوں گا اور خالی جواب ہی نہیں دوں گا۔ بلکہ اعتراض کرنے والے کو چپ کرا کے چھوڑوں گا۔ (کلام الٰہی) کے اندر سارے گر موجود ہیں۔ اور اصل عقل گروں سے ہی آتی ہے۔ اگر تم (کلام الٰہی) پڑھ لو۔ تو تمہارے اندر وہ مادہ پیدا ہو جائے گا۔ جس سے تم ہر قسم کے دشمن کا مقابلہ کر سکو گے اور تمہاری عقل اتنی تیز ہو جائے گی کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہو گا جس سے تم مرعوب ہو۔ پس (کلام الٰہی) کا ترجمہ سیکھنا ہر (احمدی) کے لئے ضروری ہے۔ جس کی میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں۔

اس کے بعد میں آپ لوگوں کی خواہش کے مطابق دعا کروں گا۔ باقی خدام کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لوگوں کو اپنی دعاؤں میں شامل کر لیں۔ تاکہ وہ (کلام الٰہی) سیکھیں اور اس پر عمل کریں۔ خواہ کوئی ہندو ہے یا کوئی عیسائی یا کسی اور مذہب کا پیرو (-)۔ اگر وہ (کلام الٰہی) کو ماننے لگ جائیں۔ مخلوق کی خدمت میں لگ جائیں۔ تو یہی دنیا جو جہنم نظر آتی ہے۔ اور لڑائیوں کی جگہ بنی ہوئی ہے امن کا گہوارہ بن جائے۔

(فرمودہ 29۔ جولائی 1949ء)
(الفضل 12۔ اکتوبر 1960ء)

ooo

ایک واقفِ نو بچی کا خط

ایڈیٹر الفضل کے نام

میرے پیارے بزرگوار انکل نسیم سیفی صاحب

(سلام)

ہم کل واپس دنیا پور پہنچے ہیں اور میں اپنے وعدہ کے مطابق آج ہی آپ کو خط لکھ رہی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ آپ وعدہ کے مطابق میرے نام کے ساتھ اخبار میں شائع کریں گے۔

انکل :- ربوہ آنے کے بعد میں نے جو کچھ دیکھا سنا اور سیکھا وہ ایک لمبی تفصیل ہے۔ مجھے جلدی ہے صرف اتنا کہنا ہے کہ نمائش لائبریری دار الضیافت لجنہ ہال اور بیت مبارک ' بیت اقصیٰ' نصرت جہاں اکیڈمی' بہشتی مقبرہ' دریا کی سیر باغات ہر ایک مقام نے ایک الگ نقش چھوڑا مجموعی طور پر اثر ایک ہی تھا سب لوگوں کے حسن سلوک اور بہت سارے تعاون نے بہت خوش کیا حقیقت میں دل کرتا تھا کہ ربوہ میں ہی رہ جاؤں میں۔ اور میں نے جانا کہ جہاں اتنا دینی کام ہو رہا ہے اتنی ترقی ربوہ نے کی ہے کہ حیران ہو گئے ہیں ہیں تعلیمی معیار بے حد بلند ہے۔ دینی معیار بہت بلند اور وسیع ہے۔ دل کرتا ہے میں بھی واقف زندگی لوگوں میں شامل ہو جاؤں اور اپنے دین کی خدمت دل بھر کر کروں۔ آپ میرے لئے بہت ساری دعائیں کریں خدا تعالیٰ میری خواہش پوری کرے۔ آمین۔ آپ سے مل کر تو مجھے بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی تھی۔ دل چاہتا ہے پھر ربوہ جاؤں پھر آپ سب سے ملوں۔ خدا کرے میں جلد ہی پھر ربوہ جا سکوں۔ اچھا میری طرف سے سب کو سلام۔

آپ کی بیٹی
فائزہ مہوش دنیا پور

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمت اللہ شاکر

شوقِ تحصیلِ علم

کون نہیں جانتا کہ عرب جاہلیت کا مرکز تھا جس میں تعلیم کا نام و نشان بھی مشکل سے ملتا تھا لیکن نور ایمان کے ساتھ مسلمانوں کے اندر حصول علم کا ایک ایسا جذبہ پیدا ہو گیا۔ جس نے نہ صرف یہ کہ ان کی کایا پلٹ دی بلکہ دنیا بھر کے علوم کا ان کو بانی بنا دیا۔ یہ مضمون اس قدر وسیع ہے۔ کہ اس پر کئی ضخیم جلدیں لکھی جا سکتی ہیں۔ مگر یہ اس کا موقعہ نہیں اس لئے صرف بطور نمونہ چند نوجوان صحابہؓ کی علمی شان کے ذکر پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ کا جو مرتبہ علم حدیث میں ہے اس سے سب دنیا واقف ہے مگر شائد اس بات کا علم کم لوگوں کو ہو گا۔ کہ آپ نے عین جوانی میں یعنی تیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا۔ اور اس زمانہ میں جو امنگوں اور آرزوؤں کا زمانہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک سے بکھرنے والے والے موتیوں کو آئندہ نسلوں کے لئے محفوظ رکھنے کے جوش میں تمام جذبات کو مار کر ایک بے نوا فقیر کی طرح اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور سایہ کی طرح ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے۔ کئی کئی فاقے گزر جاتے مگر پیٹ پر پتھر باندھ کر اس وجہ سے مسجد ہی میں پڑے رہتے۔ کہ ایسا نہ ہو کھانے کی فکر میں باہر جائیں۔ اور بعد میں آنحضرت ﷺ باہر تشریف لا کر کوئی بات ارشاد فرمائیں۔ اور اس کے سننے سے محروم رہ جائیں۔ فاقہ کی وجہ سے کئی بار غش کھا کھا کر گرتے اور لوگ خیال کرتے کہ آپ مرض صرع کے مریض ہیں۔ حالانکہ یہ حالت صرف بھوک کے باعث ہوتی تھی۔ اسی جانفشانی کا نتیجہ ہے۔ کہ آپ سے مرویات کی تعداد 5374 ہے۔

(اصابہ جلد 7 صفحہ 205)

(2) آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت حضرت اسامہؓ بن زید کی عمر صرف بیس سال تھی۔ لیکن یہ بات متفق علیہ ہے کہ آپ کا سینہ اقوال النبی ﷺ کا خزینہ تھا۔ بڑے بڑے صحابہؓ کو جس بات میں شک ہوتا اس کے لئے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے

(بخاری جلد ۱ صفحہ 414)

(3) حضرت عثمانؓ بن ابی العاص آنحضرت ﷺ کے آخری زمانہ میں اسلام لائے تھے۔ اور اس وقت آپ کی عمر بھی بہت چھوٹی تھی۔ مگر علمی پایہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ لڑکا تفقہ فی الاسلام اور علم القرآن کا بڑا حریص ہے کم سنی کے باوجود علمی امتیاز کے باعث آنحضرت ﷺ نے آپ کو بنی ثقیف کا امام مقرر فرمایا تھا۔

تہذیب الناس صفحہ (210)۔

(4) حضرت ابو سعیدؓ خدری کی عمر گو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بہت چھوٹی تھی۔ تاہم آپ سے 1170 احادیث مروی ہیں جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ حصول علم کا کس قدر شوق رکھتے تھے۔

(5) حضرت سعد بن زراہ کو آنحضرت ﷺ نے بوجہ ان کی علمیت کے بنو نجار کا نقیب مقرر فرمایا تھا۔ بلحاظ سن و سال آپ سب نقیبوں میں سے چھوٹے تھے (اسد الغابہ جلد ۱ صفحہ 71)

(6) حضرت جابرؓ بن عبد اللہ کی عمر قبول اسلام کے وقت صرف 18۔19 سال تھی۔ لیکن تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا۔ کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت عبد اللہؓ بن انیس کو ایک حدیث یاد ہے۔ حضرت عبد اللہؓ اس وقت شام میں رہتے تھے حضرت جابرؓ نے ایک اونٹ خریدا۔ اور اس حدیث کو سننے کے لئے ان کے پاس شام میں پہنچے۔ اسی طرح ایک حدیث حضرت مسلمہ امیر مصر کو یاد تھی۔ اور اس کی خاطر حضرت جابرؓ ان کے پاس مصر میں پہنچے۔

(فتح الباری جلد ۱ صفحہ 159)

(7) حضرت زیدؓ بن ثابت نے گیارہ سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا اور اسی وقت قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔ آنحضرت ﷺ جب مدینہ تشریف لائے۔ تو آپ سترہ سورتیں حفظ کر چکے تھے۔ عرب کے نوجوان ابتدائی زندگی جس طرح گزارتے تھے۔ اسے مد نظر رکھتے ہوئے یہ ایک اچنبھا بات تھی۔ اس لئے لوگ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضور ﷺ نے آپ سے قرآن سنا تو نہایت مسرور ہوئے۔

(8) حضرت زیدؓ بن ثابت جن کا ذکر مندرجہ بالا واقعہ میں ہو چکا ہے نہایت ذکی اور فہیم تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس بعض خطوط سریانی اور عبرانی میں آتے ہیں۔ جن کا اظہار کسی پر مناسب نہیں ہوتا۔ اور یہ زبانیں سوائے یہود کے کوئی نہیں جانتا بہتر ہے۔ کہ تم یہ زبان سیکھ لو چنانچہ آپ سیکھنے لگے۔ اور اس قدر شوق اور محنت سے کام لیا کہ پندرہ ہی روز میں خطوط پڑھنے اور ان کا جواب لکھنے پر قادر ہو گئے۔

(مسند جلد 5 صفحہ 186)

(9) حضرت سہلؓ بن سعد کی عمر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بہت چھوٹی تھی۔ تاہم تحصیل علم کے شوق کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ آپ سے 188۔ احادیث مروی ہیں۔

(سیر انصار جلد 2 صفحہ 6)

(10) حضرت عمروؓ بن زم نے کمسنی میں اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن علمی قابلیت اصابت رائے اور قوت فیصلہ کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ 20 سال کی عمر میں ہی آنحضرت ﷺ نے آپ کو نجران کا حاکم مقرر کر کے بھیجا (سیر انصار جلد 2 صفحہ 117)

(11) حضرت عمیرؓ بن سعد آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس قدر کمسن تھے۔ کہ کسی غزوہ میں شرکت نہ کر سکے۔ تاہم صحابہؓ میں بلحاظ علم و فضل ایسا بلند مرتبہ حاصل کر لیا تھا کہ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے۔ کہ کاش مجھے عمیر جیسے چند آدمی اور مل جاتے تو امور خلافت میں ان سے بہت مدد ملتی۔ (سیر انصار جلد 2 صفحہ 120)

(12) مسلم نوجوانوں کو قرآن کریم سیکھنے کا اس قدر شوق تھا۔ کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے کسی خاص فرض کے ماتحت حفاظ کی مردم شماری کرائی تو معلوم ہوا کہ فوج کے ایک دستہ میں تین سو سے زائد حفاظ تھے۔

(بخاری کتاب فضائل القرآن)

(13) حضرت معاذؓ بن جبل نے عین عالم شباب یعنی 26 سال کی عمر میں انتقال کیا تھا۔ مگر اس عمر کو جو عام طور پر نفسانی خواہشات کے غلبہ کی عمر سمجھی جاتی ہے۔ آپ نے جس پاکبازی کے ساتھ بسر کیا۔ اس کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت عمرؓ جب انتقال فرمانے لگے تو لوگوں نے کہا کہ کسی کو خلیفہ مقرر کر دیں۔ مگر آپ نے فرمایا کہ کاش معاذؓ زندہ ہوتے تو ان کو خلیفہ مقرر کر جاتا نیز آپ فرمایا کرتے تھے کہ عورتیں معاذ کا ثانی پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

(سیر انصار جلد 2 صفحہ 184)

اس کے علاوہ آپ مجلس شوریٰ کے رکن تھے (کنز العمال 134) فتح مکہ کے بعد آنحضرت ﷺ نے آپ کو یمن کا امیر مقرر فرمایا جو اس بات کا ثبوت کا ہے کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک آپ کا علمی اور عقلی پایہ بہت بلند تھا۔

(مسند جلد 5 صفحہ 235)

(14) حضرت مجمع بن جاریہ نے بچپن میں ہی قرآن کریم حفظ کر لیا تھا۔ جو اگرچہ فی زمانہ کوئی خاص بات نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن اس زمانہ کے تمدن کے لحاظ سے بہت بڑی بات تھی۔

(اسد الغابہ جلد 4 ص 303)

زہد و تقدس کی وجہ سے اپنی قوم میں امام تھے۔ آپ کا باپ ہی مسجد ضرار کا بانی تھا۔ مگر آپ نے باوجود کم سنی کے اسلامی تعلیم کی روح کو ایسی عمدہ طرح اخذ کیا ہوا تھا۔ کہ باپ کا قطعاً کوئی اثر قبول نہیں کیا۔

(سیر انصار جلد 2 صفحہ 204)

(15) حضرت نعمانؓ بن منذر کی عمر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں صرف آٹھ سال کی تھی۔ لیکن حضور علیہ السلام کے حالات کا بغور مطالعہ کرتے رہتے اور انہیں یاد رکھتے تھے۔ منبر کے بالکل قریب بیٹھ کر وعظ سنتے تھے۔ ایک مرتبہ دعویٰ سے کہا کہ میں آنحضرت ﷺ کی رات کی نماز کے متعلق اکثر صحابہؓ سے زیادہ واقفیت رکھتا ہوں۔ (مسند جلد 4 ص 269)

(16) حضرت سمرہ بن جندب عہد نبوت میں بالکل صغیر السن تھے۔ مگر سینکڑوں حدیثیں یاد تھیں لکھا ہے کہ آپ حدیث کے حافظ اور آنحضرت ﷺ سے کثیر روایت کرنے والے تھے۔

(استیعاب جلد 2 صفحہ 579)

(17) حضرت عمرؓ کے متعلق لکھا ہے کہ مدینہ سے کسی قدر فاصلہ پر اقامت رکھتے تھے۔ مگر تحصیل علم کا اس قدر شوق تھا۔ کہ ایک روز خود آنحضرت ﷺ کے دربار میں حاضر ہوتے اور دوسرے روز اپنے پڑوسی حضرت عتبان بن مالک کو بھیجتے۔ تا کسی روز بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننے سے محروم نہ رہیں۔ آپ واپس آ کر اس روز کی بات پڑوسی کو سناتے اور دوسرے روز ان سے خود سنتے۔

(بخاری کتاب العلم)

(18) مدینہ سے باہر رہنے والے مسلمان قبائل اپنے میں سے بعض کو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا کرتے تھے جو دربار رسالت میں کچھ عرصہ حاضر رہ کر تعلیم حاصل کرتے اور پھر واپس جا کر اپنے قبیلہ کو سکھاتے تھے۔

(تفسیر ابن کثیر صفحہ 88)

(19) اصحاب الصفہ نہایت غریب اور نادار لوگ تھے۔ جو گزارہ کے لئے محنت شاقہ پر مجبور تھے۔ چنانچہ دن کے وقت جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر اور باہر سے شہر میں پانی بھر کر لاتے۔ اور اس طرح قوت لایموت کا انتظام کرتے تھے۔ اس وجہ سے دن میں تعلیم کا وقت بہت کم ملتا تھا۔ اس لئے رات کو پڑھتے تھے۔ (مسند جلد 3 صفحہ 137)

(20) حضرت عمروؓ بن سلمہ کی عمر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سات آٹھ سال کی تھی مگر اپنے قبیلہ میں سب سے زیادہ قرآن دان تھے۔ قبیلہ کے لوگوں نے آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا کہ امام الصلوٰۃ کسے بنائیں آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ قرآن دان ہو چنانچہ آپ کو امام بنایا گیا۔ (ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

(21) حضرت سلمانؓ فارسی حضرت ابو الدرداءؓ کو لکھتے ہیں کہ علم ایک چشمہ ہے جس پر لوگ پیاس بجھانے کے لئے آتے ہیں۔ اور دوسروں کو سیراب کرنے کے لئے اس سے نالیاں نکالتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی عالم خاموش ہو تو وہ جسم بے روح ہے۔ اگر علم کو لٹایا نہ جائے تو وہ مدفون خزانہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ عالم کی مثال اس شخص کی سی ہے جو تاریک راستے میں چراغ دکھاتا ہے۔

(دارمی باب الابلاغ)

ooo

گناہ کی زندگی مجرمانہ زندگی ہے

یاد رکھو گناہ کی زندگی سے موت اچھی ہے کیونکہ گناہ کی زندگی مجرمانہ زندگی ہے۔ اگر اس پر موت وارد نہ ہو تو یہ سلسلہ لمبا ہو جاتا ہے لیکن جب موت آ جاتی ہے تو کم از کم گناہ کا سلسلہ لمبا تو نہیں ہوتا۔ اس سے یہ مراد نہیں انسان خودکشی کر لیوے بلکہ انسان کو چاہئے کہ اس زندگی کو اس قدر قبیح خیال کر کے اس سے نکلنے کے لئے کوشش کرے اور دعا سے کام لے کیونکہ جب وہ حق تدبیر کا ادا کرتا ہے اور پھر سچی دعاؤں سے کام لیتا ہے تو آخر اللہ تعالیٰ اس کو نجات دے دیتا ہے اور وہ گناہ کی زندگی سے نکل آتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبیلہ رفیق فوزی۔ ناروے

محترمہ آپا امتہ الحمید گیانی صاحبہ

محترم مکرم نسیم سیفی صاحب

(سلام)

اللہ کرے آپ خیریت سے ہوں (آمین) احمدیہ ٹیلی ویژن پر "الفضل فورم" دیکھا اللہ کے فضل سے بہت ہی لطف آیا بہت علمی اور معلوماتی گفتگو تھی اس قسم کے ماہر علم لوگوں کو بلا کر کبھی کبھی ایسی محفل لگا دی جائے تو ہم جیسے بے علم لوگوں کا بھی بھلا ہو جاتا ہے۔

آپ خاکسارہ کے گاہے بگاہے بھیجے جانے والے مضامین کو الفضل میں جگہ دے دیتے ہیں اللہ آپ کو جزا دے۔ آج محترم گیانی واحد حسین صاحب کی صاحبزادی جو ناروے کی لجنہ کی ممبر تھیں اور جن کی وفات حال ہی میں ہوئی ہے پر "اچھی مائیں" کی نسبت سے چھوٹا سا مضمون بھیج رہی ہوں۔ امید ہے آپ اس کو الفضل میں جگہ دیں گے۔ اللہ کے فضل سے الفضل کا معیار بہت خوب جا رہا ہے۔ لندن کے قیام کے سلسلے میں آپ کو احمدیہ ٹیلی ویژن پر بھی دیکھا اور مضامین بھی پڑھے خوب لطف رہا۔ اگلے سال اللہ نے چاہا تو لندن کے ساتھ ناروے کا بھی ویزا لگوانے کی کوشش کریں۔ ہم آپ کو اللہ نے چاہا تو ناروے کی سیر کروائیں گے۔ ہماری طرف سے آپ کو پر زور دعوت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت ڈالے (آمین)

اگر کبھی ممکن ہو سکے تو اقتصادیات، حصص زر مبادلہ وغیرہ کے بارہ میں کوئی علمی یا تعارفی مضمون آپ کے ہاں ہو تو الفضل میں چھاپ کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ اللہ آپ کو جزا دے۔

اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنے فضلوں کا سایہ رکھے۔ آمین

نبیلہ رفیق فوزی ناروے

آپا امتہ الحمید گیانی صاحبہ گیانی واحد حسین صاحب (واقف زندگی) کی صاحبزادی ناروے جماعت کی لجنہ کی ایک مخلص ممبر ستمبر 1997ء کو تقریباً دو ماہ بیمار رہ کر اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

آپ کی ناروے میں مقیم زندگی کو اگر مسلسل ایک جہاد کہا جائے تو یہ غلط نہ ہو گا۔ عرصہ اٹھارہ برس سے ناروے میں جس طرح تن تنہا انہوں نے اپنے حالات سے سمجھوتہ کرتے ہوئے ناروے جیسے ملک میں اپنے بیٹے کی پرورش کی زبان سیکھ کر حلال رزق کی تلاش کی اور تادم مرگ اپنے کمزور مگر باہمت ہاتھوں کی کمائی کھاتی رہیں یہ ہم سب کے لئے بہترین درس ہے۔

ایک فدائی اور مخلص واقف زندگی کی بیٹی ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کی تربیت بھی بہترین خطوط پر ہوئی تھی۔

جماعت اور تنظیم سے محبت۔ بیت الذکر اور مربیان سے لگاؤ۔ نظام کی اطاعت۔ سچی بات بے دھڑک کہہ دینا۔ سلسلہ کی غیرت۔ توکل علی اللہ۔ صبر۔ شکر۔ قناعت۔ اپنی تکلیف کسی سے بیان نہ کرنا۔ ہر کس و ناقص سے ہمدردی۔ خلق خدا کی حد سے زیادہ خدمت ان کی طبیعت کا خاصہ تھا انہوں نے اپنے پیچھے ایک نوجوان بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔

1987ء میں خاکسار جب ناروے آئی تو پہلی دفعہ بیت نور اوسلو میں مسز کمال یوسف صاحب کے ہاں میری ان سے ملاقات ہوئی۔

چونکہ ربوہ میں مقیم ہونے کی وجہ سے اکثریت ایک دوسرے کو پہچانتی ہے۔ لہٰذا ہم دونوں ہی نے فوراً ہی ایک دوسرے کو ہر دو خاندانوں کے چہروں کی مناسبت سے پہچان لیا۔ بیت الذکر میں آنے جانے کی وجہ سے بے تکلفی بڑھتی گئی۔ جلد ہی مجھے احساس ہو گیا کہ آپا امتہ الحمید میرے لئے پردیس میں ایک بہترین دوست اور بڑی بہن کی نعمت سے کم نہیں۔

چھوٹے سے چھوٹے گھریلو مسئلے سے لے کر یونیورسٹی میں داخلہ لینے کی مدد تک بچے کی بیماری ہو یا کوئی اور ضروری شاپنگ ہر قسم کا مشورہ آپا امتہ الحمید سے ہوتا۔ ہر وقت ہر لمحہ آپ ہنستی ہوئی ملتیں۔ ہلکے پھلکے مذاق کے ساتھ ضروری مشورہ دیتیں۔ ان کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا اور کنگ ویمن ہونے کی وجہ سے باہر کے لوگوں کے ساتھ آپ کے روابط بھی بہت تھے نارویجین بھی اور دوسرے پاکستانی بھی سب کے ساتھ ہی ان کا گہرا رابطہ تھا۔ بیت الذکر سے دینی کتب خرید کر غیر از جماعت لوگوں میں تقسیم کرتیں۔ سلسلے کا دوسرا لٹریچر تقسیم کرنا ان کا روزمرہ کا شیوہ تھا۔

ان کی دعوت الی اللہ کا ایک اور دلکش انداز خدمت خلق تھا۔ خدمت خلق کے بھی دو پہلو تھے ایک طرف وہ اپنی ساتھی خواتین کے ساتھ مختلف تنظیموں کے ساتھ منسلک تھیں جن کا کام گاہے بگاہے کم ترقی یافتہ اور آفت زدہ ممالک کے بچوں کے لئے فنڈ اور دوسری اشیاء اکٹھا کرنا ہوتا۔ دوسرا پہلو ان کی خدمت خلق کا ذاتی تھا انہوں نے ذاتی طور پر بوڑھے لوگوں کے ساتھ دوستی لگا رکھی تھی۔

ہمارے نقطہ نظر سے چونکہ ناروے میں سب سے زیادہ قابل رحم طبقہ بوڑھے لوگوں کا ہے خصوصاً مذہبی تقریبات کے موقعہ پر ان بوڑھے بے کس لوگوں کی حالت قابل دید ہوتی ہے۔ جبکہ کوئی بھی ان کا پرسان حال نہیں ہوتا۔ محض بوڑھے ہاؤس کی خاموش فضا ان کی ساتھی ہوتی ہے۔ ایسے عالم میں اس تنہائی کے مارے ہوئے لوگوں کے پاس عیادت کو جانا پھول اور چھوٹے موٹے تحائف پیش کرنا فی نفسہ انتہائی قابل قدر کام ہے۔

آپا امتہ الحمید مجھے اکثر اپنے اس قسم کے کاموں کے بارہ میں بتایا کرتی تھیں کہ وہ کیسے لوگوں کی عیادت کو جاتی ہیں ان سے رابطے بڑھاتیں اور باتوں ہی باتوں میں احمدیت کا تعارف کرواتی ہیں۔ ان کی خودداری اور غیرت کا یہ حال تھا کہ

باقی صفحہ (1) پر

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ اہلیہ مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل کی وفات پر

قرار داد تعزیت

جماعت احمدیہ حیدر آباد

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ نے لمبے عرصہ تک مختلف حیثیتوں سے جماعتی خدمات کی توفیق پائی اور آپ کی طویل عرصہ پر محیط دینی خدمات میں ممد و معاون رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور سب لواحقین کو صبر جمیل عطا ہو۔

خاکسار جماعت احمدیہ حیدر آباد کے سب احباب کی طرف سے سب عزیزوں، بچوں اور آپ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

منصور احمد۔ جنرل سیکرٹری

جماعت احمدیہ حیدر آباد

OOO

مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ربوہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ربوہ و صدرات حلقہ جات ربوہ اپنی ایک قابل قدر ممبر مکرمہ سکینہ سیفی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔

آپ سلسلہ کے ایک جید عالم مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب کی بیگم تھیں۔

آپ محلہ دار الرحمت وسطی کی صدر بھی رہیں اور مسلسل کئی سال تک حلقے کا کام بہت محنت جانفشانی اور شوق سے کیا۔ اور جب تک آپ صدر رہیں اسی کوشش میں رہتیں کہ کام کا معیار بہتر سے بہتر کیا جائے۔

آپ ایک مخلص، بے نفس اور دعا گو خاتون تھیں۔ دین سے محبت، احساس ذمہ داری، فرض شناسی اور انکساری آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔

اپنے محترم خاوند کی خدمت اور اطاعت میں آپ نے ایک مثالی کردار ادا کیا۔ اور آخر تک اس فرض کی ادائیگی میں مستعد رہیں۔ آپ نیک دل اور ہمدرد خاتون تھیں۔ ہر ایک سے ملنساری، شفقت اور محبت سے پیش آنا آپ کی طبیعت کا خاصہ تھے۔

ہم آپ کے شوہر محترم سے دلی تعزیت اور رنج و غم کا اظہار کرتی ہیں۔ خدا تعالیٰ آنمکرم کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت و طاقت دے اور آپ کا حافظ و ناصر ہو۔

ہم آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادی اور دیگر تمام عزیز و اقارب سے بھی دلی تعزیت کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ مکرمہ سکینہ سیفی کے درجات بلند سے بلند تر کرتا رہے اور اپنے خاص مقام قرب سے نوازے۔

ہم ہیں ممبرات مجلس عاملہ
وصدرات حلقہ جات
لجنہ اماء اللہ ربوہ

OOO

لجنہ اماء اللہ کوئٹہ

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ کی وفات کی خبر کو جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ میں بہت دکھ اور رنج سے سنا گیا خاص طور پر لجنہ کوئٹہ کی ممبرات اور عاملہ ممبرز انتہائی صدمہ میں آپ سب کی شریک غم ہیں محترمہ سکینہ صاحبہ کی خدمات جو آپ کے ساتھ افریقی ممالک میں اور پھر ربوہ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ محلہ دار الرحمت وسطی نمبر 2 کی صدر کی حیثیت سے موصوفہ نے کم و بیش تیس سال فرائض سر انجام دیئے اور ہمیشہ محلہ دار الرحمت وسطی نمبر 2 نمایاں رہا۔ سادگی خلوص، مہر و وفا، ہمدردی اور پیار و محبت آپ کی سیرت کے نمایاں اوصاف تھے۔ اہالیان محلہ کے ہر غم اور ہر خوشی میں شریک رہتیں اور سب سے اتنے پیار سے ملتیں کہ خواہ مخواہ ان سے ملنے کو جی چاہنے لگتا۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس طرح وہ محبتیں اور پیار لٹاتی رہیں اسی طرح خدائے بزرگ و برتر بھی ان کے ساتھ پیار کا سلوک کرتے ہوئے اپنی بے شمار رحمتیں اور فضل ان پر نازل فرمائے۔ آمین۔ آپ کا اور آپ کی اولاد کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل عطاء فرمائے۔ آمین۔

شریک غم
ہم سب ممبرات لجنہ کوئٹہ

OOO

بار ایسوسی ایشن ربوہ

مورخہ 97-9-26 بار ایسوسی ایشن ربوہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت چوہدری عبد الغفور صاحب صدر منعقد ہوا۔ اجلاس میں ربوہ کے دو بزرگوں (1) محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ بیگم بزرگ صحافی محترم نسیم سیفی صاحب کی وفات (2) اور مکرم میجر عبد الحمید صاحب کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کے لئے درجات کی بلندی کی دعا کی گئی۔

(بار ایسوسی ایشن ربوہ)

OOO

لجنہ اماء اللہ لاہور

محترمہ سکینہ سیفی صاحبہ 24۔ ستمبر رحلت فرما گئیں۔ اس خبر سے ہم سب کو بہت دکھ اور افسوس ہوا۔ باقی صفحہ (1) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

کیوبا کے حق میں قرارداد کی منظوری

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کیوبا کے خلاف تیس سال سے عائد اقتصادی پابندیاں ختم کر دے۔ اس سلسلے میں نیو یارک میں جنرل اسمبلی کے اجلاس میں بھاری اکثریت سے ایک قرار داد منظور کر لی گئی ہے۔ جنرل اسمبلی میں 143۔ اراکین نے قرار داد کے حق میں ووٹ دیا۔ صرف امریکہ اسرائیل اور ازبکستان نے قرار داد کی مخالفت کی۔ یاد رہے کہ اس قرار داد کی منظوری کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ جنرل اسمبلی مسلسل چھ سال سے امریکہ کے خلاف اور کیوبا کے حق میں قرار داد منظور کر رہی ہے۔ اس سال کی خاص بات یہ ہے کہ اس سال برطانیہ نے بھی کیوبا کی حمایت کی ہے۔

ایک طرف امریکہ دنیا بھر کو انسانی حقوق امن اور عالمی معاملات کی اخلاقیات کی تعلیم دیتا ہے۔ دہشت گردی کی مذمت کرتا ہے دوسری طرف اس کا یہ کردار عجیب وغریب ہے کہ عرصہ چھ سال سے ایک قرار داد منظور کی جا رہی ہے کہ امریکہ ایک ہمسایہ ملک کے خلاف یکطرفہ اقتصادی پابندیاں ختم کر دے لیکن امریکہ کے پالیسی ساز ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ امریکہ اس وقت دنیا کی سب سے بڑی سپر طاقت ہے۔ اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ عالمی معاملات میں ایسا نمونہ پیش کرے کہ دنیا بھر کے لئے باعث تقلید ہو۔ تاکہ جب وہ کسی ملک کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ کرے تو کوئی اسے آئینہ دکھانے والا نہ ہو۔

OOO

عراق پر ایک اور الزام

اقوام متحدہ نے عراق پر نئے اور بہت سنگین نوعیت کے نئے الزامات لگائے ہیں اور کہا ہے کہ وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کو دوبارہ جوڑنے سے روکنے کے لئے نگرانی کا جو نظام قائم کیا گیا تھا۔ عراق اس میں مداخلت کر رہا ہے۔ معائنہ کاروں کے سربراہ رچرڈ بٹلر نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو ایک خط لکھا ہے کہ لگتا ہے کہ نگرانی کے کیمروں میں مداخلت کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ گذشتہ چند دنوں میں ایسے اوزاروں کو جنہیں میزائیلوں کے نظام میں استعمال کیا جا سکتا ہے' اقوام متحدہ کے کیمروں سے دور ہٹا دیا گیا ہے اس کے علاوہ یہ بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ زیر نگرانی علاقوں کی بجلی بند کر دی گئی ہے۔

OOO

خستہ حال عراقی فوج سے
امریکہ کی خوفزدگی

1991ء کی خلیجی جنگ سے قبل عراق کی فوج کو دنیا کی چوتھی بڑی فوج قرار دیا جاتا تھا۔ لیکن جنگ کے بعد پھر اقوام متحدہ کی طرف سے عائد کردہ پابندیوں کے نتیجہ میں عراقی فوج کے بارے میں یہی خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عملاً اس وقت ایک مفلوج فوج ہے۔ اس خستہ حال فوج سے امریکہ کو کتنا خوف ہے اور مغربی ممالک کس طرح محتاط رہتے ہیں یہ ایک عجیب و غریب صورت حال ہے۔ خود امریکی ٹی وی ادارے سی این این نے اس بارے میں لکھا ہے کہ خلیج کی جنگ کے بعد عراق اب طاقتور ملک نہیں رہا۔ تاہم عراق کی مسلح افواج ابھی تک خلیج فارس میں امریکی مفادات کے لئے ایک بڑی دھمکی ہیں اور اقوام متحدہ کے ساتھ موجودہ کشیدگی سے یہ ثابت ہو گیا ہے عراق اگرچہ طاقتور نہیں لیکن مزاحمت کی طاقت ضرور رکھتا ہے۔ امریکی نشریاتی ادارے نے مختلف دفاعی ماہرین کے تبصروں کے حوالے سے کہا ہے کہ امریکہ کو ابھی تک یہ خدشہ ہے کہ عراق کے پاس خلیجی جنگ سے قبل جو کیمیاوی ہتھیار تھے وہ ابھی تک اس نے چھپا کر رکھے ہوئے ہیں۔ امریکیوں کو خاص طور پر اعصابی گیس سے سخت خطرہ ہے۔ امریکی اس چیز سے خوفزدہ نہیں ہیں جو عراق کے پاس موجود ہے بلکہ امریکی اس سے خوفزدہ ہیں جو اس نے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔ دفاعی ماہرین نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ عراق کے پاس ایس اے ٹو نامی زمین سے فضا میں مار کرنے والے میزائیل بھی موجود ہیں جن سے یوٹو طیاروں کو گرایا جا سکتا ہے۔

سی این این اور امریکہ کے ماہرین سے کوئی پوچھے کہ بھلے لوگو! یہ جو اقوام متحدہ کے معائنہ کار انسپکٹر عرصہ 7 سال سے عراق کے دورے کر رہے ہیں اور معائنے کر رہے ہیں۔ یہ جو جگہ جگہ کیمرے نصب کر رکھے ہیں۔ عراق کی اسلحہ ساز فیکٹریاں بند کر دی گئی ہیں۔ یہ سارے اقدامات کرنے کے باوجود اب کہاں گنجائش باقی رہ گئی ہے کہ عراق کے پاس اسلحہ سازی جیسی مہنگی صنعت موجود ہو۔ اقتصادی پابندیاں اس کے علاوہ ہیں۔ کھانے کو ہے کچھ نہیں۔ لوگ بھوکوں مر رہے ہیں یہ ساری صورت حال سخت حیران کن ہے۔ اور امریکی کی ناواجب سختیوں کی طرف واضح اشارہ کر رہی ہے۔

OOO

اسرائیل فلسطین مذاکرات کی ناکامی

اسرائیل اور فلسطین کے اعلیٰ نمائندوں کے درمیان مذاکرات کا پہلا دور نتیجہ خیز نہیں رہا۔ آغاز اگرچہ خوشگوار ماحول میں ہوا۔ اور میزبان امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ ان مذاکرات کو نتیجہ خیز بنانے میں کوشاں بھی رہیں اور خوبصورت الفاظ میں مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن قائم کرنے کی اہمیت پر زور دیتی رہیں۔ لیکن جب سنجیدہ گفتگو شروع ہوئی تو یہ بات سامنے آگئی کہ فریقین تو اپنے اپنے موقف ہر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اور یوں کئی روز جاری رہنے والا مذاکرات کا یہ دور نشستند و گفتند و برخاستند کا عملی نمونہ بن گیا۔

جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق اسرائیل کے وزیر خارجہ ڈیوڈلیون کا موقف یہ تھا کہ بیت المقدس میں جو بم دھماکے ہوئے ہیں ان کی ذمہ داری براہ راست انتہا پسند فلسطینی جماعت حماس پر عائد ہوتی ہے۔ لیکن فلسطینی سربراہ یاسر عرفات نے حماس کے ملزموں کو گرفتار نہیں کیا اور نہ ہی ان دہشت گردوں کی سرکوبی کے لئے کوئی اقدامات کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جب تک یاسر عرفات حماس کے بارے میں اپنا رویہ تبدیل نہیں کرتے اسرائیل کس طرح مفاہمت کر سکتا ہے۔

فلسطینی وفد کے قائد محمود عباس نے کہا ہے کہ یہ دھماکے افسوسناک ہیں اور ہم ان کی مذمت کر چکے ہیں۔ لیکن جو واقعات اسرائیل کے زیر قبضہ علاقوں میں ہوتے ہیں ان کی ذمہ داری ہم پر کیسے عائد ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ واقعات درحقیقت اسرائیل کی طرف سے بیت المقدس میں یہودی بستیوں کی تعمیر کا رد عمل ہیں۔ اور یہ رد عمل قدرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل اپنا رویہ بدل لے تو حالات بہتر ہو سکتے ہیں۔ اسرائیل مغربی کنارے سے اپنی فوج واپس بلانے میں تاخیر کر رہا ہے۔ یہ بات بھی اشتعال کا سبب بن رہی ہے۔

فلسطینی نمائندے نے تفصیل سے بتایا کہ اسرائیل کی افواج فلسطینیوں پر کس کس قسم کے مظالم کر رہی ہے۔ ان کا مکانات کو گرایا جا رہا ہے۔ بعض جگہ فلسطینیوں کو گھروں سے نکال کر ان کے مکانات پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ جب فلسطینی اس غیر قانونی کارروائی پر احتجاج کرتے ہیں تو ان کی بات سننے کی بجائے ان پر لاٹھیاں آنسو گیس اور ربڑ کی گولیاں برسائی جاتی ہیں انہوں نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں امن تباہ ہو رہا ہے تو اس کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔ اسرائیل ظالمانہ اقدامات بند کر دے اپنی افواج واپس بلا لے۔ یہودیوں کی بستیوں کی تعمیر بند کر دے تو مشرق وسطیٰ میں پائیدار امن قائم ہو سکتا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ فریقین کو تحمل و برداشت اور رواداری سے کام لینے کی تلقین کرتی رہیں مگر کوئی نتیجہ بر آمد نہ ہو سکا۔ اس طرح سے مذاکرات کا یہ پہلا دور' جو بڑی مشکلات کے بعد شروع ہوئے تھے۔ عملاً ناکام رہا۔

OOO

بقیہ صفحہ 5

کبھی اپنے قریب ترین دوستوں کو بھی اپنی پریشانی یا دکھ نہ بتاتیں۔ بیماری مرگ کے ایام میں بھی ان کا یہی حال تھا۔ اتنا زیادہ بیماری نے ان پر غلبہ پالیا ہے۔ اور یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے یہ بالکل ہی کسی کو علم نہ تھا۔

کب ہسپتال جاتی ہیں کب آتی ہیں۔ خود ہی واپس آکر اپنی ایک آدھ ملنے والی کو فون کر دیتیں اور استفسار کرنے پر کہتیں اب تو میں ٹھیک ہوں پہلے بتا کر کیا کرتی۔

ان کی وفات پر ناروے کے مربی صاحب محترم مقصود احمد باجوہ نے بھی جنازہ پڑھانے سے پہلے اس قسم کے الفاظ ان کے بارہ میں کہے کہ آخری وقت میں مجھے فون پر کسی غیر از جماعت کو کتاب دینے کے بارہ میں بتا رہی تھیں کہ بے ہوشی کا دورہ پڑا بس یہی ان کی آخری گفتگو تھی۔ ان کی وفات پر ان کی لندن والی ہمشیرہ امتہ الواحد اہلیہ مبارک احمد ساقی سابق وکیل التبشیر اور ایک ہمشیرہ مکرمہ طیبہ صاحبہ کینیڈا سے اور ایک بھائی صلاح الدین اور محی الدین صاحب بھی کینیڈا سے تشریف لائے۔ جنازہ بروز جمعہ پڑھایا گیا اس لئے خواتین کی حاضری بھی معمول سے زیادہ تھی۔ ہر کسی کی زبان پر ان کی خودداری صبر اور حوصلے سے بیماری کا مقابلہ کرنے کے الفاظ تھے۔

ان کا وقت تھا اللہ تعالیٰ نے بلایا چلی گئیں۔ مگر یہ پھانس ضرور دل میں ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو لحہ لحہ کر کے پروان چڑھایا اب ان کی زندگی میں ہی ان کا بیٹا اللہ کے فضل سے بہترین گریڈ کی سروس پر متعین ہو چکا تھا۔ یہ وقت تھا اپنی محنت کا ثمر پانے کا مگر وہ یہ ثمر چکھ نہ سکیں اور اس سے پہلے اپنے مولا کے حضور جا حاضر ہوئیں۔

حضرت صاحب کی ناروے آمد کے موقعہ پر ملاقات کر کے باہر نکلیں تو بہت خوش تھیں ان کا چمکتا ہوا چہرہ دیکھ کر میں نے پوچھا کہ کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے تو کہنے لگیں۔ حضرت صاحب نے میرے بیٹے فیصل کو بہت نصائح فرمائی ہیں۔ فرمانے لگے کہ اپنی ماں کو دیکھو اسے ناامید کبھی نہ کرنا یہ جہاں دیکھتی ہے اسے صرف تم ہی نظر آتے ہو۔

مجھے اکثر کہتیں کہ ناروے جیسے ملک میں لڑکا پالنا بہت مشکل ہے پھر اپنے تجربات بتاتیں کہ مجھے کیسے فیصل پر کڑی نظر رکھنا پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزم فیصل اور ان کے دوسرے عزیزان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

موصوفہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں بہت عبادت گزار۔ مہمان نواز۔ خوش اخلاق۔ سلیقہ شعار اور نہایت ملنسار خاتون تھیں۔ ہر ایک کے ساتھ نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتیں ہر ایک کی دلی ہمدرد بہت دعا گو متقی وجود۔ اپنی ساری اولاد کی نہایت عمدہ تربیت کی' شوہر کی اطاعت گزار بہت صابر و شاکر اور منکسر المزاج تھیں۔ آپ کا گھر مکمل ہم آہنگی اور محبت و پیار کی فضا کی بدولت "مثالی گھر" مشہور تھا ہماری دلی دعا اور تمنا ہے کہ خدا تعالیٰ موصوفہ کی مغفرت فرمائے اپنے قرب خاص سے نوازے اور محترم نسیم سیفی صاحب اور آپ کی ساری اولاد و لواحقین کو اس صدمے کو صبر و ہمت کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق بخشے نیز آئندہ کے لئے ہر دکھ اور رنج سے محفوظ رکھے۔ ہر آن سب کا مددگار اور حامی رہے۔ آمین۔

فقط آپ کے غم میں شریک
صدر و ممبرات مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ لاہور

خلافت لائبریری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اپنے محبوب امام کی آواز پر مخلصانہ پیشکش کیجئے

○ تحریک جدید کے سال نو کا اعلان ہمارے پیارے امام نے 31- اکتوبر 1997ء کو فرما دیا ہے۔ آپ اپنی مخلصانہ پیشکش دفتر ہذا کو بھجوا رہے ہوں گے یا بھجوانے والے ہوں گے۔ اپنی قربانی پیش کرتے وقت حضرت صاحب کے حسب ذیل ارشادات مد نظر رکھئے گا۔

"تقویٰ کی توفیق ڈھونڈتے رہو...... ہر نیکی نیکیوں کی توفیق بڑھاتی چلی جاتی ہے...... جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا جائے گا وہ فلاح پائے گا...... خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے مغفرت کا اجر ملتا ہے...... صدقے دیکر آگ سے بچو!"

ان ارشادات سے ظاہر ہے کوئی پیشکش استطاعت سے کم نہیں ہونی چاہئے۔ تقویٰ کا یہی تقاضا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ناظمین اطفال متوجہ ہوں

ہفتہ عمومی

14- تا 20 نومبر 97ء ہفتہ عمومی منایا جا رہا ہے۔ مرکزی ہدایات کے مطابق یہ ہفتہ بھرپور انداز میں منا کر جلد رپورٹ ارسال فرمائیں۔

مطالعہ کتاب

نومبر 97ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب

عہد نبوی کے مسلمان بچے

مقرر کی گئی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے اس کا مطالعہ کروائیں۔

مقابلہ سالانہ مقالہ نویسی

امسال مقابلہ سالانہ مقالہ نویسی کے لئے عنوان "حضرت ابو بکر صدیقؓ" ہے۔ مقالہ مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ 31- اگست 97ء ہے۔

مقابلہ مضمون نویسی ششماہی اول

ششماہی اول کے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "ہمارا ایم ٹی اے" ہے۔ مضامین مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ 31- مارچ 1998ء ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ- پاکستان)

اعلان داخلہ

○ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد نے مندرجہ ذیل ڈگری و ڈپلومہ کمپیوٹر کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

۱۔ بیچلر کمپیوٹر سائنس (۲) ڈپلومہ کمپیوٹر ایپلیکیشن (۳) ڈپلومہ کمپیوٹر Maintenance (۴) مختصر المیعاد کورسز

داخلہ فارم وغیرہ مرکزی دفتر یا علاقائی دفاتر سے 250 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ بیچلر پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواست دہندہ نے انٹرمیڈیٹ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں ریاضی کے ساتھ کی ہونی لازمی ہے۔ انٹرمیڈیٹ میں ریاضی نہ پڑھنے والوں کو یونیورسٹی کی طرف سے پہلے سمسٹر میں ریاضی کا کورس کرنا ہوگا۔

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30- نومبر اور رجحان ٹیسٹ 15- دسمبر 97ء کو ہوگا۔

(نظارت تعلیم)

پتہ درکار ہے

○ درج ذیل موصیان کے پتہ جات درکار ہیں۔ بوقت وصیت ان کے کوائف اور پتہ جات یہ تھے۔

۱۔ ملک مبشر احمد صاحب ابن مکرم ملک عبدالرحمان صاحب D25/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی 75080

۲۔ مکرم سید پیام نبی صاحب ابن مکرم سید غلام نبی صاحب 1-2-13/27 ماڈل کالونی کراچی۔

اگر کسی صاحب کو علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت کو اطلاع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم خلیل احمد صاحب بابت ترکہ مکرم سردار محمد صاحب)

مکرم خلیل احمد صاحب ابن مکرم سردار محمد صاحب کاہلوں ساکن میرپور خاص سندھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم سردار محمد کاہلوں صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 11/3 دارالیمن ربوہ برقبہ دو کنال میں سے ان کا حصہ 5 مرلہ 194 م ف ہے۔ جو انکی بیٹی (ہماری ہمشیرہ) محترمہ صادقہ بی بی کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

(1) مکرم خلیل احمد صاحب (پسر)
(2) مکرم طاہر احمد صاحب (پسر)
(3) مکرم خالد محمود صاحب (پسر)
(4) مکرم ناصر احمد صاحب (پسر)
(5) مکرمہ صالحہ بی بی صاحبہ (دختر)
(6) مکرمہ صادقہ بی بی صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کو اعتراض ہو تو تیس (30) یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

گمشدہ چابیاں

○ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ایک ملازم سے لنگر خانہ نمبر 3 سے سبزی منڈی تک ریلوے لائن کے ساتھ والے راستے پر جاتے ہوئے سکول کی تمام چابیوں کا گچھا گم ہو گیا ہے۔ جس دوست کو چابیاں ملی ہوں وہ سکول میں دے کر ممنون فرمائے۔

رائے فیض محمد کھرل
سینئر ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

اعلان

○ گذشتہ کچھ عرصہ میں پنجاب یونیورسٹی' اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور' بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں مختلف پروگرام میں داخلے ہوئے ہیں۔ جن طلبہ نے ان اداروں میں داخلہ حاصل کیا ہو وہ اپنے شعبہ کا آخری اوپن میرٹ اور اپنے کوائف (ایڈریس وغیرہ) سے نظارت ہذا کو مطلع کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

ہو' ایک مرکزی دل کے ساتھ دھڑکتی ہو اور اس کے زیر و بم میں ان کی ساری زندگی ہو۔

(از خطبہ 29- نومبر 1996ء)

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 13- نومبر 1997ء

12-00 رات- جرمن سروس-
1-00 اردو کلاس-
2-00 المائدہ- چاول کے کباب-
2-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
4-00 ترکی زبان سیکھئے-
4-30 عربی پروگرام-
5-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
6-00 لقاءمع العرب-
7-00 کینیڈین ہورائزن-
8-00 اردو کلاس-
9-00 ترکی زبان سیکھئے-
9-45 ترجمہ کلام الٰہی کلاس-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
12-00 سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ (23-2-96)-
1-00 المائدہ- چاول کے کباب-
2-00 لقاءمع العرب-
3-00 اردو کلاس-
4-00 کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت (حصہ 21)-
4-30 دین حق کی تاریخ سے ایک صفحہ ازبی- اے- رفیق-
5-05 تلاوت- خبریں-
5-30 ڈچ زبان سیکھئے-
6-00 انڈونیشین پروگرام-
7-00 بنگالی پروگرام-
8-00 ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
9-00 لقاءمع العرب-
10-00 روسی پروگرام-
11-05 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

حضرت صاحب کے خطبہ کے بارے میں ضروری اعلان

جملہ احباب جماعت کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ آجکل حضرت صاحب کا خطبہ احمدیہ ٹیلی ویژن پر 6 بجے شام آرہا ہے۔ یہ خطبہ اسی روز رات کو پونے نو بجے دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے اور پھر اتوار کے روز دن کے بارہ بجے بھی دوبارہ ٹیلی کاسٹ ہوتا ہے۔ احباب اوقات نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایرنٹس نرسز کی آسامیاں

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نرسنگ ٹریننگ کی چند آسامیاں خالی ہیں ابھی ہائیر سیکنڈری کے امتحان کے نتائج نکلے ہیں۔ ایسے طلباء و طالبات جو نرسنگ کی تربیت کے خواہشمند ہوں اور کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 10 نومبر 1997ء تک دفتر ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔ دوران ٹریننگ طلباء و طالبات کو ایک ہزار روپے بالمقطع وظیفہ الاؤنس ماہوار دیا جاتا ہے۔"

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس آف پاکستان جسٹس سجاد علی شاہ نے اٹارنی جنرل کو ہدایت کی ہے کہ وہ حکومت سے پوچھ کر بتائیں کیا ایم کیو ایم کو ان کے مقدمات خصوصی عدالتوں میں نہ بھیجنے کی یقین دہانی کرائی گئی ہے۔ اور یہ بھی بتایا جائے کہ حکومت نے کس کس علاقہ کو دہشت گرد قرار دیا ہے۔

○ سپریم کورٹ نے انسداد دہشت گردی ایکٹ کے خلاف درخواستوں پر نوٹس لیا ہے انسداد دہشت گردی ایکٹ کے تحت پولیس افسر اور فورس کو کسی بھی شخص کو محض شک کی بنا پر گولی مار دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ یہ اختیار موت کا پروانہ دینے کے مترادف ہے۔ وزارت قانون اور وزارت داخلہ کو موقف پیش کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ امریکی عدالت نے ایمل کانسی کو مجرم قرار دے دیا ہے۔ پاکستانی نژاد 33 سالہ ایمل کانسی پر سی آئی اے کے دو اہلکاروں کے قتل سمیت دس الزامات تھے۔ سرکاری وکیل نے سزائے موت کی سفارش کی۔ کانسی کا وکیل اپنے موکل کے لئے کوئی گواہ پیش نہ کر سکا۔

○ عراق نے اقوام متحدہ کے انسپکٹرز کو کام سے روک دیا ہے۔ امریکہ نے عراق کو سنگین نتائج کی دھمکی دی ہے۔ عراقی نائب وزیراعظم اور کوفی عنان کے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں امریکہ سلامتی کونسل سے عراقی لیڈروں کے بیرون ملک سفر پر پابندی نہ لگوا سکا۔

○ روس اور چین نے عراق پر پابندیوں کی قرارداد ناکام بنا دی ہے۔ عراقی نائب وزیراعظم طارق عزیز نے کہا ہے کہ سلامتی کونسل سے تعاون کو تیار ہیں لیکن امریکہ کے آگے نہیں جھکیں گے۔

○ عراق پر امریکی حملہ پورے عالم عرب پر حملہ سمجھا جائے گا۔ عرب اخبارات نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ کلنٹن انتظامیہ اپنی جلائی ہوئی آگ میں اپنی انگلیاں ڈالے گی۔

○ عراقی صدر صدام حسین نے کہا ہے کہ اگر عراق پر جنگ مسلط کی گئی تو ان کا ملک اور عوام اس کا بھرپور جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنگ سے خوفزدہ نہیں۔ مسائل کا حل مذاکرات ہیں۔

○ وفاقی وزیر پانی و بجلی راجہ نادر پرویز نے قومی اسمبلی میں بتایا کہ واپڈا کے 394 ارب روپے لوگوں کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بجلی کے نرخ نہیں بڑھا رہے۔ حکومت صرف زرضمانت میں اضافہ کر رہی ہے تاکہ جو لوگ واجب الادا بل چھوڑ جاتے ہیں اور بجلی کٹوا لیتے ہیں اس زرضمانت سے بلوں کی رقم پوری کی جائے اپوزیشن نے وزیر پانی و بجلی پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سیکورٹی ڈیپازٹ سے دیہی و شہری علاقوں میں لوگوں کی اقتصادی حالت متاثر ہو رہی ہے۔ اسمبلی کو بتایا گیا کہ حکومت استعمال شدہ سرنجوں اور گلوکوز اور ادویات کی خالی بوتلوں کو تلف کرنے کے لئے ہسپتالوں کو جدید کٹر بھی فراہم کر رہی ہے۔

○ الیکشن 97ء میں کامیاب ہونے والے 83 ارکان اسمبلی کی نااہلی کے کیس سیاسی مصلحتوں کی نذر ہو گئے ہیں۔ وفاقی حکومت کی ہدایت پر انکم ٹیکس حکام نے ان کیسوں پر کارروائی روک دی ہے۔ قومی اسمبلی کے 32 صوبائی اسمبلی کے 31 ارکان کے الیکشن اور محکمہ انکم ٹیکس کو پیش کئے گئے گوشوارے مختلف نکلنے پر سی بی آر نے حکومت کو مطلع کر دیا ہے۔

○ وزیراعظم کے مشیر اشتر اوصاف علی مستعفی ہو گئے ہیں۔ وہ سپریم کورٹ میں نواز شریف کی وکالت کریں گے۔

○ وفاقی وزیر صوبائی رابطہ و سیاسی امور چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ حکومت عدلیہ تنازعہ ختم ہو گیا ہے۔ سیاسی ٹھہراؤ آ گیا ہے۔ ٹرائیکا میں مکمل ہم آہنگی ہے۔ اب اس مسئلے پر مزید تبصرے کی ضرورت نہیں ہے۔

○ قومی اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے کہ حکومت بڑھتی ہوئی بے روزگاری ختم کرے۔ مذہب کے نام پر قتل و غارت جاری ہے۔ فرقہ پرست تنظیموں پر پابندی لگائی جائے۔ سرکاری اور اپوزیشن ارکان نے یہ مطالبہ کیا ہے۔

○ ہائی کورٹ نے حبس بے جا کی ایک درخواست کی سماعت کے دوران کہا ہے کہ پولیس مجرموں سے ملی ہوئی اور قانونی غلطیاں کر کے ان کی مدد کرتی ہے۔ ایک ایس ایچ او کو جھڑکیاں دیتے ہوئے فاضل عدالت نے کہا کہ تم پولیس والے لوگوں کو پکڑے اور مارتے ہو۔ ضمنی تک لکھنی نہیں آتی۔ اور ہائی کورٹ کے بارے میں عجیب عجیب باتیں کرتے ہو۔ عدالت نے ریمارکس دیئے کہ اگر ضلع میں 10 پولیس افسر ٹھیک ہو جائیں تو امن ہو جائے۔ پولیس دیانت دار ہو تو وہ سب سے پہلے ملزم کی گرفتاری کا اندراج کرے۔

○ وزیراعظم نے ہدایت کی ہے کی پولیس میں ترقیاں اور تبادلے سینارٹی سے نہیں کارکردگی پر کئے جائیں۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ بیوروکریسی کی مضبوطی سے مسائل بڑھ رہے ہیں۔ محتسب کا تجربہ کامیاب رہا ہے۔ بیوروکریٹس کے ستائے ہوئے لوگوں کو فوری انصاف مہیا کرنے کے لئے محتسب کا ادارہ ضروری ہے۔

○ حکومت نے سرکاری ملازمتوں میں صوبوں کا کوٹہ سسٹم بحال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کوٹہ سسٹم آئندہ 20 سال کے لئے بحال کیا جائے گا۔ حکومت جلد ہی آئینی ترمیم ایوان میں پیش کرے گی۔

○ سینٹ میں اس امر پر بحث کی گئی کی دینی مدرسے دہشت گردوں کے اڈے ہیں۔ حکومت فوری اصلاح کرے۔ بعض ارکان نے کہا بعض دینی مدرسے فوجی تربیت کے اڈے ہیں۔ طالبان سرحد۔ سرگودھا۔ فیصل آباد اور سیالکوٹ کے مدرسوں کے لوگ ہیں۔ ہم نے دوسروں کے گھروں میں آگ لگانے کی کوشش کی۔ آج ہمارے گھر میں لگ چکی ہے۔ فرقہ واریت امریکہ اور حکومت کی ملی بھگت ہے۔

○ حکومت نے صوبہ بھر میں تمام گاڑیوں کی نمبر پلیٹس تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئی نمبر پلیٹس کمپیوٹر کے ذریعے دیئے گئے نمبروں کے مطابق ہندسوں میں ابھار کر بنائی جائیں گی۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تنویر احمد خان نے غلام اکبر نامی ایک شہری کی درخواست کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ ارکان اسمبلی کو انتظامی معاملات میں مداخلت کا اختیار نہیں۔ ڈپٹی کمشنر بتائیں کہ ارکان اسمبلی کے کہنے پر ٹھیکہ کیسے منسوخ کیا۔؟ عدالت نے ڈپٹی کمشنر منڈی بہاؤالدین کو طلب کر لیا ہے۔ مسٹر جسٹس تنویر نے ریمارکس دیئے کہ سرکاری افسر پیسہ خزانے میں نہیں جانے دیتے۔ معاملہ کو مقدمات میں الجھائے رکھتے ہیں۔

○ پنجاب ٹیکنکل ایجوکیشن کے 11 اہلکاروں نے سینکڑوں فیل امیدواروں سے نذرانہ لے کر سب انجینئر بنا دیا۔ الزامات ثابت ہونے پر بورڈ انتظامیہ نے مذکورہ 11 کلرکوں کو نوکری سے برطرف کر دیا ہے۔

○ ڈیرہ اسماعیل خان میں ڈی ایس پی کے بیٹے سمیت 3۔ افراد کو قتل کر دیا گیا ہے۔

○ بھارت نے سیاچن پر فیصلہ کن جنگ کے لئے توپیں پہنچا دیں ہیں۔ بھارتی وزیر دفاع نے ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ نئی توپیں جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ پاکستان کے مورچوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔

○ حروں کے روحانی پیشوا پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ ملاؤں کی بجائے سکالروں کو ختم کرنے کا رجحان شروع ہو گیا ہے۔ اعجاز الحق باتیں بناتے ہیں۔ پھر تعلقات بنا لیتے ہیں۔

○ چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) فخر عالم نے کہا حکومت سے سفارش کی ہے کہ ووٹرز کی عمر 18 سال مقرر کیجائے۔ ملک میں مخلوط طریق انتخاب اور لازمی ووٹ دینے کا نظام جاری کیا جائے۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے 4۔ نوجوان ہلاک ہو گئے ہیں۔ دہشت گردوں نے دو بسیں اور ٹرک جلا دیئے۔ مشتعل افراد نے تین پولیس چوکیاں توڑ ڈالیں۔ اور اہلکاروں کی وردیاں پھاڑ دیں۔

○ بزرگ سیاست دان نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ حکمران ہر شعبے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ اس لئے فوری طور پر قومی حکومت بنائی جائے۔

○ پولیس کی وردیوں میں ملبوس 4 ڈاکو فیصل آباد کے گاؤں چک 645 میں ایک زمیندار کے گھر گھس گئے۔ اور دو لاکھ کے طلائی زیورات اور دیگر قیمتی سامان لوٹ کر فرار ہو گئے۔

○ وزیراعظم آزاد کشمیر سمیت 17۔ وزراء کے خلاف نااہلی کا ریفرنس دائر کر دیا گیا ہے۔

○ میانوالی کالاباغ روڈ پر ڈاکو ناکہ لگا کر لوٹ مار کرتے رہے داؤد خیل کے قریب بنوں جانے والی دو بسوں اور کوچ کے مسافروں سے ہزاروں روپے لے کر فرار ہو گئے۔

○ امریکی ماہرین کو عراق سے نکال دیا گیا ہے۔ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے امریکی طیارے ترکی پہنچ گئے

کار برائے فروخت
ایک ٹویوٹا کرولا اسٹیٹ کار ماڈل 1986 رنگ سفید "جہاں ہے اور جیسے ہے" کی بنیاد پر قابل فروخت ہے خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں۔ منصور احمد خان
2/3 دارالصدر غربی ربوہ
فون: 212325

احمد نگر میں برلب سڑک واقع پلاٹ فروخت کرنا مقصود ہے۔ رقبہ 5 کنال 5 مرلے
رابطہ: تنویر احمد 26/2 دارالصدر شمالی ربوہ
فون 529

1964 سے میاں نسیم احمد طاہر کی معروف دوکان
آپکی خدمت میں مصروف
● ہم ہر ماہ زیورات کے نت نئے ڈیزائن متعارف کرواتے ہیں ● 23K اور 22K سونے کے زیورات تیار کئے جاتے ہیں ● زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جاتی
اقصیٰ روڈ ربوہ
نسیم جیولرز
پروپرائیٹرز:
میاں نسیم احمد طاہر دوکان 04524-212837
میاں فرید یوسف رہائش 04524-212175